OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

امام مہدی سے متعلق احادیث کی مختلف تشریحات: پیر مہر علی شاہ کے نقطۂ کا نظر مطالعہ

Different Annotations of *Hadīths* Regarding Imām Mehdī: A Study of *Pīr Meher Alī Shah's* Views

Hafiz Aziz Haider
Doctoral Candidate Islamic Studies, G C University, Faisalabad
Dr. Syed Aftab Alam
Assistant Professor of Islamic Studies, Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi

Abstract

Naturally, man is ever anxious to know its future. Semitic religions provide evidences regarding the governance of a justice person near the end of this world close to the end of time. Islam, being the youngest *Dīn*, also provides evidences through its divine book, Al-Quran, and sayings of the Last Prophet Muhammad(ﷺ)- Muslim scholars put a considerable focus on Quranic and Hadith teaching in the perspective of Imam Mehdi, the last justice ruler. A non-Muslim minority in Pakistan made explanations of these Hadiths according to their fabricated proclivities to develop wrong inclinations among Muslims. P*ī*r Meher Alī Shāh did a remarkable and government record work on the Hadith regarding Imam Mehdi and rebuttal of wrong interpretations but academic research on his work is rare so there is need to elaborate the work for future educational and scholastic benefits. The article provides a critical explanation on views of Pīr Syed Meher Alī Shah regarding Hadiths about Imām Mehdī.

Keywords: Hadiths, Imam Mehdī, Pīr Meher Alī Shāh, interpretations

CC BY

تمہید

تاریخ انسان ازل سے اپنے مستقبل میں ہونے والے واقعات کو اپنے حال میں جاننے کی لگن میں فطرتاً مصروف ہے[1]۔ اس فطری چاہت کو رب العزت و جل نے اپنی طرف سے نازل کردہ کتب میں بھی ذکر فرمادیا ہے کہ بغیر ہدایت کے چراغ کے انسان اپنے مستقبل کیلئے دگرگوں ہی رہے گا[2]۔ قرآن کی وضاحت، احادیث نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ہمیں انسان کے مستقبل[3]، جنت و دوزخ کے واقعات[4] اور جزا کے دن و وقت کی وضاحتیں[5] عقلی دلیل کے ساتھ موجود ہیں۔ ان تمام واقعات و دلائل کے ہمراہ سب سے زیادہ مذہبی مفکرین کے زیر بحث رہنے والے واقعات دو ہیں، ایک واقعہ معراج[6] اور دوسرا واقع نزول و ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام ہے[7]۔ حضرت امام مہدی کا اسم گرامی محمد یا احمد ہے جبکہ مہدی ان کا نام نہیں، لقب ہے جس کا معنی ہدایت یافتہ کے ہیں۔ آخر زمانے میں امام مہدیؓ کا ظہور برحق ہے امام مہدی نبی کریم ﷺ کے متبع ہوں گے اور خلفاء راشدین میں سے ایک خلیفہ راشد ہوں گے اور وہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل سے نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کے والد گرامی کا نام عبداللہ ہو گا امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کریں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ اس مقالہ میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق عالم اسلام کا متفقہ عقیدہ، محدثین کا احادیث امام مہدی کے بارے میں آراء، پاکستان میں موجود غیر مسلم گروہ کی تشریحات بابت احادیث امام مہدی علیہ السلام اور آخر میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رح کا ان احادیث میں نظریات و آراء کا تجزیاتی مطالعہ مذکورہ مقالہ کا دائرہ تحقیق ہے۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رگیلانی رح کا تعارف: پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رح گولڑہ شریف میں 14 اپریل 1859ء بمطابق 1 رمضان 1275ھ بروز سوموار کو پیدا ہوئے سلسلہ نسب 25 واسطوں سے سیدنا حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم سے اور 36 واسطوں سے سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ بن سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے جاملتا ہے۔[8]

تعلیم و تربیت

قرآن پاک کی تعلیم، عربی فارسی، صرف و نحو کی تعلیم کافیہ تک خانقاہ کے درس میں مولوی حضرت غلام محی الدین رحمۃ اللہ عنہ کے پاس حاصل کی. دو اڑھائی سال تک حضرت مولانا محمد شفیع قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں رسائل منطق میں سے قطبی تک اور نحو اور اصول کے درمیانی اسباق تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے موضع 'انگہ' علاقہ سون ضلع شاہ پور سرگودھا میں مولانا حافظ سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ سے باقی علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ 15 سال کی عمر میں علی گڑھ ہندوستان جا کر حضرت مولانا لطف اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید، کتب احادیث صحاح ستہ، مشکوہ شریف وغیرہ اور بعض خصوصی احادیث کی سندات حاصل کیں۔ اور سہارن پور میں فن حدیث کے امام حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری، مسلم اور کتب احادیث کی سند حاصل کرنے کے بعد 20 سال کی عمر میں ہندوستان سے تمام علوم رسمیہ کی تکمیل کر کے وطن لوٹے[9]۔

بیعت و خلافت

سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ اپنے خاندان میں بیعت تھے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے[10]۔ آپ کا وصال مبارک 29 صفر المظفر 1356ھ مطابق 11 مئی 1937ء صبح کے وقت ذکر اللہ کرتے ہوئے ہوا۔

خدمات

قبلہ پیر صاحب رح نے علوم القرآن، علوم حدیث اور باقی علوم اسلامیہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ آپ نے باضابطہ طور پر تدریس کا آغاز علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اپنے آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں شروع کیا آپ صرف، نحو، فقہ، منطق، فلسفہ، تصوف، حدیث اور تفسیر قرآن کی تدریس فرماتے خصوصاً جب منکرین سنت نے سنت کی آئینی حیثیت کے خلاف محاذ قائم کرلیا تو آپ نے اس فرقہ کی تردید میں جابجا حدیث کے درس جاری کرائے اور اپنے متوسلین علماء کرام کو اس طرف متوجہ کیا اور خود بھی صحاح ستہ کے درس کا اہتمام فرمایا پنجاب، سرحد موجودہ کے پی کے اور آزاد کشمیر کے بیشتر مقامات میں درس حدیث شروع ہو گیا آپ رح کی احادیث کی خدمات کے متعلق ایک مشہور واقعہ کا تذکرہ کرنا چاہوں گا کہ حضرت پیر صاحب رح فرماتے ہیں کہ عالم رویا میں نبی کریم علیہ الصلوہ والسلام نے مجھے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو[11]۔ آپ اسلام کے ہر موضوع پر احادیث کی روشنی میں گفتگو فرماتے تھے اگر پیر صاحب کی کتب کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو خاص طور پر جن موضوعات پر آپ نے احادیث کی تشریح فرمائی ہے ان میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق احادیث کی تشریح اور منکرین ختم نبوت کا رد، حیات مسیح کے متعلق رفع عیسی ونزول عیسی جیسے موضوعات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل افکار و نظریات کا رد، فضائل اہل بیت اطہار وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں وارد احادیث کی تشریح، امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق احادیث کی علمی تشریح اور پیر صاحب کا ایک اہم علمی کام یہ بھی ہے کہ آپ نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں مختلف فقہی مسائل پر گفتگو بھی فرمائی ہے اور وہ ایک فتاوی مہریہ کتاب کی صورت میں امت مسلمہ کی رہنمائی کر رہی ہے

۲: کتب

پیر صاحب کی دینی خدمات میں ایک اہم خدمت آپ کی تصانیف ہیں آپ رح نے مختلف موضوعات پر کتب تحریر کیں جن میں سے ہدیہ الرسول، شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح، سیف چشتیائی، تحقیق الحق فی کلمہ الحق، تصفیہ مابین سنی وشیعہ، سیرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ شامل ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام کے متعلق عالم اسلام کا عقیدہ

احادیث تواتر کی روشنی میں عالم اسلام کا حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب ان کا ظہور ہو گا، وہ سات سال تک حکومت کریں گے، روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، ان کے زمانہ ہی میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ حضرت عیسیٰ آپ کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ کے ساتھ مل کر دجال کا مقابلہ کریں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا، وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، قرب قیامت ان کا ظہور ہو گا اور وہ پوری دنیا میں عدل وانصاف کے پھریرے لہرائیں گے۔

محدثین کی آرا

علماء محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث صحیح اور قابل حجت ہیں۔ اس حوالے سے چند محدثین کی آراء ملاحظہ فرمائیں:

1: امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد عقیلی (م:۳۲۲ھ) فرماتے ہیں:

وَفِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ جِيَادٌ[12] امام مہدی کے بارے میں عمدہ احادیث موجود ہیں

2: امام محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی فرماتے ہیں

والأحاديث في التنصيص على خروج المهدي أصح البتة إسنادا[13] امام مہدی کے خروج کے بارے میں احادیث صحیح سند والی ہیں۔

3: علامہ ابن تیمیہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، اسْمُهُ كَاسْمِي ، وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتِي، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَذَلِكَ هُوَ الْمَهْدِيُّ» "

فَالْجَوَابُ: أَنَّ الْأَحَادِيثَ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا عَلَى خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ، رَوَاهَا أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَغَيْرُهُمْ، مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِ[14].

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرنے کے بعد علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ جن احادیث سے امام مہدی کے خروج پر دلیل لی جاتی ہے، وہ احادیث صحیح ہیں ان کو ابو داؤد، ترمذی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے[15]۔

4: علامہ ابن القیم (۶۹۱۔۷۵۱ھ) نے فرمایا:

وَهَذِهِ الأَحَادِيثُ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ صِحَاحٌ وَحِسَانٌ وَغَرَائِبُ وَمَوْضُوعَةٌ[16] "یہ احادیث چار قسم کی ہیں جن میں سے صحیح بھی ہیں، حسن بھی ہیں، غریب بھی ہیں اور موضوع بھی۔"

5: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن ادریس کتانی رحمہ اللہ (۱۲۷۴۔۱۳۴۵ھ) اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد خلاصہ یوں بیان فرماتے ہیں :والحاصل أن الأحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواتر[17] "خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔"

6: علامہ شمس الدین ابو العون محمد بن احمد بن سالم سفارینی (۱۱۱۴۔۱۱۸۸ھ) لکھتے ہیں :أَيْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الَّتِي وَرَدَتْ بِهَا الْأَخْبَارُ وَتَوَاتَرَتْ فِي مَضْمُونِهَا الْآثَارُ[18] "امام مہدی کا ظہور قیامت کی ان علامات میں سے ہے جن کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں اور جن کے بارے میں متواتر آثار مروی ہیں۔"

7: علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر فرماتے ہیں:

"فَصْلٌ فِي ذِكْرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَهُوَ أَحَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ..... وَأَمَّا مَا سَنَذْكُرُهُ فَقَدْ نَطَقَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، وَأَظُنُّ ظُهُورَهُ يَكُونُ قَبْلَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ؟ فَإِنَّ هَذَا يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، وَهَكَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، كَمَا دَلَّتْ عَلَى ذَلِكَ الْأَحَادِيثُ. ثم ذكر الحافظ ابن كثير بعض ماورد فی ظہورالمہدی من الآثار[19]"امام مہدی کی یاد میں ایک باب، جو آخری وقت میں آئیں گے اور خلفاء راشدین میں سے ایک خلیفہ ہوں گے اور ائمہ مہدیین میں سے ہوں گے علامہ ابن کثیر نبی کریم علیہ الصلوہ والسلام کی حدیث نقل کرنے کے بعد ان روایات کا ذکر کرتے ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق ہیں

پیر سید مہر علی شاہ رح کا عقیدہ

حضرت پیر صاحب امام مہدی کے امت اسلامیہ کے متفقہ عقیدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ احادیث نزول (حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کے آسمانی دنیا سے نزول) اور ظہور دجال و مہدی متواتر المعنی ہیں مسلمانوں کو ایمان رکھنا ان کے ساتھ ضروری ہے ہر گز ہر گز کسی کے دھوکہ میں نہ آنا چاہیے۔

پیر سید مہر علی شاہ رح کا مرزا قادیانی کے باطل افکار و نظریات کا رد

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے امام مہدی کے متعلق ایک جداگانہ اور من گھڑت عقیدہ پیش کیا اور پھر خود امام مہدی ہونے کا دعوی کر دیا مرزا صاحب کی کچھ تحریرات کے مطابق امام مہدی کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ سب جھوٹی اور ضعیف ہیں اور کبھی مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں وہی مہدی ہوں جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ کبھی کہتے ہیں وہ مہدی میں نہیں ہوں۔ کبھی کہتے ہیں کہ ایک نہیں، بہت سے مہدیوں نے ظاہر ہونا ہے، کبھی کہتے ہیں میں ہی آخری مہدی ہوں[20]۔

مرزا صاحب اپنے نسب کے بارے میں صحیح مسلم کی ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوے دعوی مہدویت کرتے ہیں۔ وہ احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

1: عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من فارس، او قال: من ابناء فارس حتى يتناوله[21]"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔"

2: عن أبي هريرة، قال: سمعته يقول: قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم -"لو كان العلم بالثريا لتناوله أناس من أبناء فارس[22]" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوہ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

3: لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا؛ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلاَءِ[23]اس حدیث کو مرزا صاحب ذکر کر کے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پر کرنا لہذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں اور جس طرح کسی دوسرے مدعی مہدویت کے وقت میں کسوف اور خسوف رمضان میں آسمان پر نہیں ہوا ایسا ہی تیرا سو برس کے عرصہ میں کسی نے خدا تعالی کے الہام سے علم پا کر یہ دعوی نہیں کیا کہ اس پیشگوئی "لنالہ رجل من فارس[24]"کا مصداق میں ہوں۔ اسی کتاب کے ص 167 پر لکھتے ہیں کہ بموجب حدیث لوکان الایمان عندالثریالناله رجال اورجل من هولاءای من فارس رجل فارسی[25] کا جائے ظہور بھی یہی مشرق ہے اور وہی رجل فارسی مہدی ہے اس کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ حدیث میں کہیں نہیں آیا کہ ایمان کو ثریا سے واپس لانے والا سلمان فارسی کی اولاد میں سے ہو گا۔ بلکہ اس سے مراد کوئی ایک شخص فارسی النسل ہو گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے اباؤ اجداد فارسی تھے۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہی حدیث مذکورہ متفق علیہ شیخین کی حدیث میں یوں مذکور ہے:

1:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ - صلى الله عليه وآله وسلم -، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ}. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ:«لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا؛ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلاَءِ[26]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورۂ جمعہ اتری جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی «وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ»[27]یعنی "پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے۔" ایک شخص نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یارسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار، دوبار، یا تین بار پوچھا: اس وقت ہم لوگوں میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا: "اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔"

2: عن ابي هريرة، قال: كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم، إذ نزلت عليه سورة الجمعة، فلما قرا: وآخرين منهم لما إيلحقوا بهم سورة الجمعة آية، قال رجل: من هؤلاء يا رسول الله؟ فلم يراجعه النبي صإلى الله عليه وسلم حتى ساله مرة، او مرتين، او ثلاثا، قال: وفينا سلمان الفارسي، قال فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده على سلمان، ثم قال: " لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال من هؤلاء[28]"

قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضJرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ضکندھے پر ہاتھ مبارک رکھ کر یہ حدیث ارشاد فرمائی جس سے سلمان فارسی کا مصداق ہونا اس حدیث کا ثابت ہوتا ہے۔ دوسری بات اگر بلحاظ جمعیت لفظ رجالJ اور ھولاء کی جنس مراد ہو تو بھی اہل فارس ہی کو شامل ہوگی اور مرزا قادیانی صاحب نے تو اپنی کتاب "ایام الصلح" میں اپنا سمرقندی الاصل ہونا ثابت کیا ہے اور ثمر قند خراسان سے ہے نہ کہ فارس سے جن کو کچھ بھی جغرافیہ میں مہارت ہے ان پر ظاہر ہے۔ تیسرا اگر رجل میں مراد ھولاء سے عجم لیے جائیں بلحاظ تقابل امّیّین کے پھر بھی **لوکان العلم** میں **العلم** معرف بالام سے مراد علم مطابق کتاب وسنت ہے نہ مخالف ان کے چوتھا بعد فرض تسلیم تطابق مسلہ مسیح میں حدیث مذکور سے فقط تحصیل علم۔ بہر صورت اس شخص کے لیے ثاJبت ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ شخص مسیح موعود ہو[29]

۲: علامات ظہور مہدی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مہدی ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں خسوف اور کسوف رمضان المبارک میں جمع ہونا امام مہدی کJے ظہور کی علامت بیان کی گی ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میرے نشانوں میں سے وہ خسوف اور کسوف ہے جو رمضان مJیں ہوا تھا میرے دعوی کے ثبوت میں دونوں باتیں جمع ہوگئی ہیں ۔اور احادیث نبویہ میں لکھا ہوا تھا کہ یہ نشان مہJدی اور اس کے ظہور کے لیے قطعی دلائل میں سے ہے[30]۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب جواب میں امام دار قطنی کے حوالہ سے روایت نقل کرتے ہیں: ضفض "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ , قَالَ: «إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ , يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ , وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ , وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ[31]"

دار قطنی میں محمد بن علی (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ مہدی موعود کے ظہور کے لیے جو ابتدا پیدایش آسمان وزمین سے کبھی واقع نہیں ہوئیں اور وہ یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو گا اور نصف رمضان میں کسوف آفتاب ہو گا۔

اس حدیث میں فی اول لیلہ من رمضان کا ترجمہ لڑکے بھی جانتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات میں خسوف ہو گا اور رمضان کے پندرھویں دن کو کسوف۔ انقلاب زمانہ کی وجہ سے چونکہ ہلال کو بھی قمر کی طرح خسوف عارض ہو گا تو گویا ہلال قمر ہوا لہذا اس حدیث میں قمر کا اطلاق بھی پہلی رات کے چاند پر کیا گیا ہے چنانچہ زمانہ کی تبدیلی کی وجہ سے قرب قیامت کے ایک دن والے کو بوڑھا کہا جاے گا سو یہ آج تک واقع نہیں ہوا اور نیز یہ نزول مسیح کی علامت نہیں بلکہ یہ ظہور مہدی کی علامت ہے کہ برخلاف عادت زمان اور برخلاف حساب منجمان رمضان کی پہلی تاریخ خسوف ہو گا اور اسی کی پندرھویں کو کسوف ہو گا اور جی جا سا کہ یہ علامات ظہور مہدی وقوع میں نہیں آئی ایسا ہی مندرجہ ذیل باقی علامات بھی آج تک ظاہر نہیں ہوئیں۔

1: امام مہدی کے ظہور کے وقت دریاے فرات کھل جاے گا اور اس میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہو گا

2: آسمان سے ندا آے گی الا ان الحق فی ال محمد اے لوگو! حق آل محمد میں ہے

شناخت امام مہدی کی علامات:

اس کے بعد حضرت پیر صاحب امام مہدی کی علامات شناخت لکھتے ہیں کہ جس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا تو اس وقت ان کی مندرجہ ذیل علامات ہوں گی:

1: ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ، تلوار اور علم ہوں گے یہ نشان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کبھی نہ نکلے ہوں گے اور ان پر لکھا ہوا ہو گا البیعہ للہ بیعت اللہ کے واسطے ہے۔2: امام مہدی کے سر پر ایک بادل سا یہ کرے گا اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا ھذا المھدی خلیفہ اللہ فاتبعوہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اس کی اتباع کرو۔3: وہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین پر لگائیں گے جو اسی وقت ہری ہو جاے گی اور اس میں برگ وبار آے گا۔4: وہ کعبہ کے خزانوں کو نکال کر تقسیم کر دیں گے۔5: دریا ان کے لیے یوں پھٹ جاے گا جیسا کہ بنی اسرایل کے لیے پھٹ گیا تھا۔

6: ان کے پاس تابوت سکینہ ہو گا جسے دیکھ کر یہود ایمان لایں گے۔7: امام مہدی اہل بیت نبوی میں سے ہوں گے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" لو لم يبق من الدنيا إلا يوم، قال: زائدة في حديثه لطول الله ذلك اليوم، ثم اتفقوا: حتى يبعث فيه رجلا مني او من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي زاد في حديث فطر يملا الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا، وقال في حديث سفيان: لا تذهب او لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي"، قال ابو داود: لفظ عمر، وابي بكر بمعنى سفيان[32]"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہو گا، وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: "دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہو گی تا آنکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہو گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا[33]"۔ ابو داؤد کہتے ہیں: عمر اور ابو بکر کے الفاظ سفیان کی روایت کے مفہوم کے مطابق ہیں۔ دنیا ختم نہ ہو گی جب تک میری اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام پر محمد ہو گا دنیا کا مالک نہ ہو جائے۔ ابو داود شریف کی دوسری روایت میں ہے: یواطی اسمه اسمی اوسم ابیه اسم ابی اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا یعنی محمد بن عبداللہ۔ اور حدیث میں ہے :"عن ام سلمة، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، يقول:" المهدي من عترتي من ولد فاطمة[34]"، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے"۔ 8: ان کا مولد مدینہ منورہ ہے رواہ ابو نعیم عن علی کرم اللہ وجہہ۔ 9: مہاجر یعنی جگہ ہجرت ان کی بیت المقدس ہو گی 10: حضرت پیر صاحب امام مہدی کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ گندم رنگ کم گوشت، میانہ قد، کشادہ پیشانی، بلند بینی، کمان ابرو۔ دونوں ابرو میں فرق، بزرگ اور سیاہ چشم سرمگیں آنکھ، دانت روشن اور جدا جدا، داہنے رخسار پر تل سیاہ، چہرہ ایسا نورانی اور روشن جیسا کوکب دری، ریش پر انبوہ کشادہ دوران، عربی رنگ، اسرائیلی بدن، زبان میں لکنت، جب بات کرنے میں دیر ہو گی تو ران چپ پر ہاتھ ماریں گے اور کف دست میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی ہو گی۔

یہ علامات و نشانیاں بیان کرنے کے بعد پیر صاحب لکھتے ہیں کہ ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پیشن گوئی اور ایسی ہی مسیح والی اور ایسی ہی دجال شخصی کی ان سب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفصل طور پر حلیہ کا بیان فرمایا جس میں کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو گویا یہ پیشن گوئی در پیشن گوئی ہے مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے مثل کوئی مسیح موعود ہونے یا مہدی موعود ہونے کا دعوی کریں گے اور بالخصوص مرزا غلام احمد قادیانی دجال شخصی کا منکر ہو گا گویا آپ علیہ الصلوہ والسلام نے پہلے ہی مفصل حلیہ بیان فرما کر ان کی تکذیب پر علامات سمجھا دیے کیونکہ ظاہر ہے اگر ان خلل اندازوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اور اندیشہ نہ ہو تا تو بیان میں اتنے اہتمام کی ضرورت ہی کیا ہے ضرورت کی وجہ تو یہی ہے کہ یہ مدعیان (امام مہدی کا دعوی کرنے والے) اور ان کے موید ان حق بین والی آنکھ سے صراط مستقیم پر چلنے والے قدم سے محروم ہیں[35]

خلاصۂ بحث

مندرجہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں: 1 : پیر سید مہر علی شاہ صاحب رح نے امام مہدی کے ظہور کو احادیث صحیحہ سے ثابت فرمایا۔ 2 : صاحب نے مرزا قادیانی کے توہمات اور باطل تاویلات کا مکمل طور پر علمی رد فرمایا۔ 3: آپ فرماتے ہیں کہ احادیث نزول، ظہور دجال اور امام مہدی متواترہ المعنی ہیں مسلمانوں کو ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے ہر گز ہر گز کسی کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے ۔4: آج دنیا جس مسیح کی تلاش میں سرگرداں ہے اور غلط پروپیگنڈہ کے ذریعہ اسلام کی مخالفت میں باطل عقائد کا پرچار کیا جارہا ہے امت مسلمہ اپنے مسائل کا حل پیر صاحب کی ان تحریرات کی روشنی میں حل کر سکتی ہے۔ 5: پیر صاحب نے ان احادیث کی جو تشریح فرمائی ہے آج امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار بحال کر سکتی ہے۔ 6:

پیر صاحب کے ان افکار و نظریات کو تعلیمی اداروں میں سلیبس کا حصہ بنانا چاہئے تاکہ نئی نسل ان سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکے۔

References

[1] Bienstock Richard and Hansen Daly, *Rush: Wandering the Face of the Earth: The Official Touring society*. (London and New York: Routledge, 2019). 422

[2] Al-Hajar, 72:15

[3] Abū Mohammad Ibn 'Isā al-Tirmadhī, *Jām al-'Tirmdhī, Chapter Maja fil Raza o Baqa,* (Beirūt: Dār al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418), Hadith No. 2155

[4] Abū Dawod, *Sūnan Abi Dawod, chapter Wahab ul Mehdi* (Beirūt: Dār al-Fikr 1414AH) Hadith No. 4282

[5] Abū Muslim, *Sūnan Muslim, chapter Meraj-Dodkhuyon Ka Bian,* (Beirūt: Dār al-Fikr), Hadith 124; www.islamicurdubooks.com

[6] Minhaaj, *Falsfa Meraj-un-Nabi,* (Beruit: Dar al-Aftada, 2020), Hadith 27078 retrieved from https://darulifta-deoband.com/home/ur/islamic-beliefs/27078

[7] Mufti Faiz Ahmad, *Mehr-e-Munir,* (Islamabad: Tomb of Ghosia Meheria Press, 2011) 3/61

[8] Ahmad, *Mehr-e-Munir*, 7

[9] Ahmad, *Mehr-e-Munir*, 93

[10] Ahmad, *Mehr-e-Munir*, 203

[11] Abū Jafar Muhammad bin Umar Bin Mosa Bin Hamad al-Aqeeli al-Makki, *Al-Dūefa ul Kabeer,* (Beirūt: Qālji Press-Darul Maktaba al-Almiya, 1984 Ed. II), Hadith 3253

[12] Abū Fazal Ahmad bin Ali Bin Mohammad bin Ahmad Bin Hajar al- Isqālanī, *Tāḥzeeb Hind,* (New Dehlī: Al-Muaraf al-Intazamia Institution,1326 AD), Hadith No. 9144

[13] Taqi-ud-Din, Abū Aas Ahmad bin Abdul Haleem, *Minhaj un Sunnah ul Nabwayat Fi, Naqs ul Kalam al-Shiyat,* (Saudi Arabia: Jamia Imam Muhammad Bin Saood al Islamia, 1986), Hadith No. 8255

[14] Sams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī Bakr ibn Ayyūb al-Zurʿī l-Dimashqī l-Ḥanbalī, *Madaarij Saalikeen* (Astrolabe Islamic Bookstore, 1972 Ed. II) 148

[15] Abū Abdullah Muhammad bin Abi al-Faiz Jafar Bin Idres alHasni, *Nazam al Mutnathar Min al Hadith al Matwatar* (Greece: Dar ul Kutab al Salfiya, n.d.) Hadith 1229

[16] Sams al-Dīn Abū al Aon Muhammad bin Ahmad bin Salam al-Sfarini al-Hanbali, *Lawal ul Anwar al-Bhiyat w Swatai al-Israr al-Sharih fi Aqad al-Farqat,* (Damask: Mosat al-Khafqeen w Maktab, 1982), 270

[17] Abū ul Fida Ismail bin Umar bin Kathir al-Qureshi al-Basri, *al-Badaya tul Nahayat,* (Cairo: Dar ul Hajar al-Tabat, 1997 Ed. II)

[18] Mīrza Ghulam Ahmad Qadyani, *Brahīn-e-Ahmadia V, Rohani Khazain,*(Rabwah: Nazarat Ishaat Rabwawah, n.d.), 21370

[19] Abū al-Hassan bin Hajjaj bin Muslim al-Qashiri al-Nisapuri, *Sūnan Muslim, chapter Fazail Sahabah-Fazal Faris,* (Karachi: Qadeemi Kutab Khana, 1930), Hadith 312

[20] Abū Abdullah Ahmad bin Muhammad Hanbal bin Halal bin Asad al-shibani, *Masnad Ibn e Hanbal,* (Cairo: Dar ul Hadith, 1995), 21:271

[21] Abū Muhammad bin Ismail al-Bukhari, *Sahih Bukhari,* (2002 Ed. VI), 254

[22] Mīrza Ghulam Ahmad Qadyani, *Najm ul Huda,*(Rabwah: Nazarat Ishaat Rabwawah, n.d.), Vol 14, Ed. 17, 115

[23] Mīrza Bashir Ahmad, *Seerat ul Huda,*(Rabwah: Nazarat Ishaat Rabwawah, n.d.), 106

[24] Abū Abdul Rehman Muhammad Nasir ud Din bin Noh bin Nijati bin Adam, *Al-Shaqwdri al-Bani,* (2002), 294

[25] Abū al Hassan bin al-Hajjaj bin Muslim, *Sūnan Muslim, chapter Fazal al-Sahabah bab Fazal Faris,* (Karachi: Qadeemi Kutab Khana), Hadith 26498

[26] Peer Syed Mehr Ali Shah Gilani Golarvi, *Shams ul Hadaya fi Athbat e Hayat al-Masih,* (Islamabad: Kutabkhana Ghosia Mehrwya, 2005) 44

[27] Al-Juma, 3:62

[28] Mīrza Ghulam Ahmad Qadyani, *Najm ul Huda,* (Rabwah: Nazarat Ishaat Rabwawah, n.d.), Vol 14, Ed. 17, 115

[29] Abū al Hassan Ali bin Umar Ahmad bin Mehdi bin Masod bin al-Noman al-Baghdadi Dar ul Qatini, *Sunnah Dar ul Qatini,* (Beirūt: al-Rishalat Press, 2004), 2419

[30] Abū Dawod, *Sūnan Abi Dawod, chapter Wahab ul Mehdi* (Beirūt: Dār al-Fikr 1414AH) Hadith No. 4282

[31] Ibn e Timia, *Minhaj ul-Sunnah al-Nabawaya fi Naqsh Kalam Shia al-Qadariya,* (Dar ul Sunniya, n.d.) 255

[32] Golarvi, *Shams ul Hadaya fi Athbat e Hayat al-Masih*, 83

[33] Muhammad bin Abi Bakar bin Ayun bin Sad Shams ul Din Ibn e Qeem al-Jozia, *Al-Minar al-Muneeb fi Sahih w Dhaef,* (Hallab: Maktab Islamia, 1970), Hadith 90592

[34] Ibn e Timia, *Minhaj ul-Sunnah al-Nabawaya fi Naqsh Kalam Shia al-Qadariya,* (Dar ul Sunniya, n.d.) 80582

[35] Golarvi, *Shams ul Hadaya fi Athbat e Hayat al-Masih*, 54